

آج کا خطبہ استقبال رمضان

(مولانا) محمد یوسف خان
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اللہ رب العزت نے اس بابرکت مہینہ کے استقبال کے لیے ہم سب کو جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس کے لیے نبی کریم ﷺ خود یہ دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلَّغْنَا رَمَضَانَ کہ اے اللہ ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا پھر اس رمضان کے آنے سے پہلے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور استقبال رمضان کے حوالہ سے نبی ﷺ نے رمضان کی حقیقت اور اس کی اہمیت اور اس میں کرنے کے کام نبی ﷺ نے سکھائے۔ جو حضرات پڑھ رہے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اس نیت سے پڑھیں کہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح رمضان سے پہلے رمضان کے حوالہ سے صحابہ کرام کو جمع کر کے کچھ نصیحتیں فرمائی تھیں۔ اور وہ پوری نصیحتوں کا مجموعہ حدیث کی کتاب ”اللمہتی“ کے اندر باب شعب الایمان میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے وہ پورا خطبہ منقول ہے۔

آج کی اس قیمتی نشست میں یہ آرزو ہے کہ نبی ﷺ نے جو خطبہ دیا تھا اس کا ایک ایک لفظ ہم سن لیں کہ استقبال رمضان کے حوالہ سے نبی ﷺ نے ہمیں خود کیا باتیں بتائیں ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ قیمتی بات کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں رمضان سے ایک دن پہلے جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا ایک ایک لفظ میں عرض کرتا جاؤں گا ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا جاؤں گا آپ توجہ رکھیے گا۔ ہر پوائنٹ ہر نقطہ پر نبی ﷺ نے اس رمضان کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا: نبی ﷺ نے اس خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ“ اے لوگو تم پر ایک عظیم مہینہ عزت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ”مبارک“ وہ برکت مہینہ ہے ”شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ لیلۃ القدر وہ اس وقت کی بات ہے کہ جب نبی ﷺ نے گزشتہ امتوں کی عمریں بتائیں تھی اتنی طویل عمریں ہوتیں تھی ان امتوں کی ہزار

ہزار سال عمر ہوتی تھی ایک بندے کی۔ ممکن ہے کہ بعض حضرات کے ذہن میں آئے کہ کیا وہ مستند روایات ہیں کہ اتنی طویل عمریں ہوتی تھیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام روایات ایک طرف اور حضرت نوحؑ کے بارے میں قرآن مجید میں ایک آیت اس کی دلیل میں کافی ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا کہ ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم میں بھیجا وہ اپنے قوم میں ٹھہرے رہے۔ اَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ایک ہزار سال پچاس سال کم یعنی ساڑھے نو سو سال حضرت نوحؑ اپنی قوم میں رہے۔ اتنی لمبی عمریں ہوتی تھیں اس پر نبی ﷺ سے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ: پھر تو ہم ساری زندگی عبادت کرتے رہیں اور امت محمدیہ ﷺ کی عمریں اتنی کم ہیں ایسی صورت میں پھر تو ہم ان کی نیکیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ رب العزت نے یہ شب قدر عطا فرمائی کہ ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ یہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اگر آپ ہزار مہینوں کے سال بنانا چاہیں تو یہ بنے گے 83 سال چار مہینے یعنی ایک انسان ایک رمضان میں اپنی زندگی کے اندر شب قدر پالے تو اسے 83 سال 4 مہینوں کے برابر نہیں بلکہ ”خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ اس سے بھی بہتر بدلہ دیا جائے گا۔ یہ وہ بات ہے جو نبی ﷺ نے فرمائی کہ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ کہ اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا نبی ﷺ نے ”جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا“ اللہ نے اس مہینہ کے اندر روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے اور رات کو قیام یہ تطوع قرار دیا ہے ایسی نفلی عبادت جو سنت مؤکدہ ہے یعنی تراویح۔ فرض روزہ آج وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ آج خاص طور پر نئی نسل بچو اور بچیوں کے ذہنوں کے اندر بھی یہ بات بٹھائی جائے گھر کا ماحول بنایا جائے کہ رمضان کا روزہ فرض ہے آج کل گھروں میں جو یہ ماحول بنا ہوا ہے کہ رمضان کے اندر بھی آپ حضرات تو بہت نیک ہیں الحمد للہ۔ لیکن معاشرہ کے اندر صبح کا ناشتہ بھی اسی طرح میز پر لگتا ہے اور دوپہر کا کھانا بھی اسی طرح میز پر لگتا ہے پورے گھر کے اندر پورے رمضان میں تصور ہی نہیں ہوتا کہ روزہ بھی فرض ہے۔ یہ ایمان والوں کے گھر ایسے نہیں ہونے چاہیے۔ ٹھیک ہے گھر میں کوئی بزرگ ہے بیمار ہے خاتون ہے بیمار ہے نہیں روزہ رکھ سکتی تب بھی گھر کا ماحول ایسا رکھا جائے کہ جس میں سحری کا ماحول ہو اور افطاری کا ماحول ہو گھر میں لوگ کھلے عام گھر کے افراد سب کے سامنے نہ کھائیں ایک روزہ کا ماحول بنا ہوا ہونا چاہیے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں ان تمام بزرگوں کو جو یہاں موجود ہیں اور میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں ان کو کہ اگر ان کے گھر میں کوئی مہمان آجائے رمضان کے مہینہ میں چاہے کتنا ہی اہم ہوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ روزہ کی حالت میں اکرام کریں اس کا روزہ ہے آپ نے نہیں رکھا آپ ہمارے گھر تشریف لائے کھانا نہیں ملے گا۔ آپ کو کوئی شربت جس میں نہیں ملے گا افطار کے بعد آئے انشاء اللہ سب اکرام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگ حضرات کو جزائے خیر عطا

فرمائے۔ ان خواتین کو سلام پیش کروں گا جو گھروں کے اندر اتنی ایمانی قوت والی ہیں کہ روزہ کی حالت میں کھانے کے بارے میں پوچھتے بھی نہیں۔ نبی ﷺ نے سمجھایا ہمارے عظیم مفتیان کرام جامعہ اشرفیہ کے حضرات موجود ہیں یہ حضرات ہمیں سکھاتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو مرد ہو یا عورت ہو اور وہ شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اسے تشبہ بالصائمین روزہ داروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنی چاہیے جس کو اللہ نے اجازت دی ہے روزہ نہ رکھنے کی تو وہ بھی روزہ داروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے تاکہ روزہ کا ماحول بنے۔

اس لیے آج وقت کا تقاضہ ہے کہ نبی ﷺ نے جوارشاد فرمایا ”جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى صِيَامَهُ فَرِيضَةً“ اس نسل کو بار بار بتایا جائے کہ اللہ نے یہ رمضان کا روزہ فرض قرار دیا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا ”مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ“ جو بندہ اس رمضان کے اندر کوئی ایک نفعی کام کرتا ہے ”كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ“ اس کو رمضان کے علاوہ فرض کام کے برابر ثواب ملتا ہے اس مہینہ میں خوب صدقہ اور خیرات کیجئے اس مہینہ میں زکوٰۃ بھی ادا کیجئے جو فرض ہے لیکن صدقہ اور خیرات جو نفعی ہیں وہ بھی خوب کیجئے فرض کے برابر ثواب ملے گا آپ میں سے ماشاء اللہ بہت سے حضرات اس بات کی فکر رکھتے ہیں کہ رمضان میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کے لیے گزارش ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”مَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ“ کہ اگر کوئی رمضان میں فرض عبادت ادا کرے گا تو اسے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اس لیے جو رمضان میں زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں۔ ستر درجہ اس کو اضافہ کر کے ثواب مل رہا ہے۔

پھر نبی ﷺ نے اس خطبہ میں ارشاد فرمایا ”وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ“ وہ صبر کا مہینہ ہے یہ رمضان صبر کا مہینہ ہے صبر کرنا صبر کہتے ہیں: برداشت کرنا تکلیف آنے پر زبان پر شکوہ زبان پر نہ آنے دینا۔ اور دوسرا معنی ہمارے اکابر مشائخ وہ صبر کا معنی بتاتے ہیں گناہوں سے رکنا۔ ”وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ“ یہ صبر کا مہینہ ہے انسان اس میں گناہوں سے رک جاتا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا ”وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ“ اس کا ثواب صرف جنت ہے اور پھر فرمایا نبی ﷺ نے ”شَهْرُ الْمَوَاسَاةِ“ یہ ایسا مہینہ ہے جو غم خواری کا مہینہ ہے دکھ درد کو محسوس کرنے کا مہینہ ہے خالی پیٹ انسان کو دوسرے کے دکھ درد کا احساس ہوتا ہے خود بھوک اور پیاس گرمی کا موسم ہو دوسرے کی بھوک اور پیاس کا احساس ہوتا ہے جب تک انسان کا پیٹ بھرا رہتا ہے اسے دکھ درد کا احساس نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ رمضان ایک تربیت کا مہینہ ہے وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ اور آپس میں غم خواری کا مہینہ ہے اس میں دوسروں کا احساس ہوتا ہے اور پھر فرمایا ”وَشَهْرُ يَزْدَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ“ یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے لیکن ہمارے معاشرہ کے اندر جو رمضان کے اندر خاص طور پر وہ کھانے پینے کی چیزیں جن کا تعلق ضروریات زندگی سے ہے ان کی ذخیرہ اندوزی ان کی بلیک میلنگ چینی ہے گھی ہے فلاں چیزیں ہیں

اور چیزیں ہیں ہمیں آج یہ سوچنا ہوگا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”الجالب مرزوق، والمحتکر ملعون“ (سنن دارمی) کہ جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے لوگوں کا خون چوستا ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ میں مال کمالوں گا اس پر لعنت کی جاتی ہے اور رمضان کے مہینہ میں اگر انسان دوسرے انسانوں کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس انسان کے رزق میں کبھی برکت نہیں دے گا۔ اس لیے آپ حضرات سے التماس ہے کہ جن حضرات کا تعلق کاروباری اداروں کے ساتھ ہے مارکیٹوں کے ساتھ ہے وہ کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق ریٹ کو کم کرنے کی کوشش کریں لوگوں کی سہولت کے لیے کام کریں۔ لوگوں کو آسانی سے کھانے پینے کی چیزیں مہیا ہو سکیں۔ اور میں سلام پیش کرتا ہوں ان افراد کو جو دوسروں کے لیے راشن کا انتظام رمضان میں کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے گھروں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا ”مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِتْقٌ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ“ کہ جو شخص اس رمضان کے مہینہ میں روزہ افطار کرواتا ہے تو اس شخص کو تمام گناہوں کی معافی مل جاتی ہے جہنم کی آگ سے آزادی مل جاتی ہے ”وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ“ اور اس بندہ کو روزہ رکھنے والے کی طرف سے ثواب ملتا ہے لیکن ایک صاحب بہت ہی قابل سمجھدار بڑے دین کی فکر رکھنے والے کہنے لگے میں رمضان میں کسی کے ہاں روزہ افطار نہیں کرتا۔

لیکن ان صاحب کا جو لہجہ تھا کچھ اور تھا۔ تو جب انہوں نے یونہی کہا کہ میں دوسروں کے گھر میں جا کر افطاری نہیں کرتا تو میں نے عرض کیا کہ کیوں؟ تو کہنے لگے کہ عجیب بات نہیں کہ سارا دن میں روزہ رکھوں بھوکا پیاسا رہوں اور افطاری وہ کرائے اور ثواب وہ لے جائے۔ تو ان صاحب کو بالکل یہی حدیث نبی کریم ﷺ کا یہ خطبہ سنایا کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے آپ کے اس سوال کا جواب دے دیا ہے۔

نبی ﷺ نے خطبہ میں فرمایا ”وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ“ نبی ﷺ نے فرمایا کہ روزہ کھلوانے والے کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور روزہ رکھنے والے کے ثواب میں کمی کیے بغیر یہ نہیں کہ اس کے حصے میں سے کمی کر کے اس کو دے دیا جاتا ہے اس کو پورا ثواب ملتا ہے۔ اس لیے میرے عزیزان محترم رمضان کے اندر بھر پور کوشش کیجئے کہ رمضان کا روزہ افطار کروائیں۔ ایک سفر میں میرے شیخ حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم اور میں ان کے ساتھ تھا ایک بزرگ ساتھ بیٹھے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کے پاس اپنی اپنی افطاری ڈبوں میں دے دی تھی کہ سفر میں ہیں آپ اپنی افطاری کر لیجئے گا۔ جب وقت ہوا تو اپنے اپنے ڈبے میں ایک ایک چیز کھانے لگے تو ساتھ والے بزرگ بیٹھے تھے انہوں نے کھجور پیش کی مولانا یہ لیجئے میں نے کہا میرے پاس میرے ڈبے میں ہے کہنے لگے مجھے بھی پتہ ہے نظر آرہی ہے لیکن میں آپ کا روزہ کھلوانا چاہتا ہوں۔ ایک عزیز حال ہی میں تشریف لے گئے عمرہ کرنے کے لیے وہ

کہتے ہیں میرے ساتھ بچے بھی تھے ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے حضرات میں سے ہیں میں مسجد نبوی کے اندر داخل ہو رہا تھا رش تھا افطار کا وقت قریب تھا اس رش کی وجہ سے کافی دیر مسجد نبوی کے گیٹ میں قطار میں لگا رہا کہ اندر داخل ہو جاؤں بچے بھی ساتھ تھے ہجوم بھی کافی تھا رمضان میں آپ حضرات کو معلوم ہے رش ہوتا ہے اتنے مغرب کی آذان ہو گئی وہی میں نے ہجوم کے اندر اپنے بچے کو کہا بیٹا وہ ذرا کھجور نکال کر میرے منہ میں ڈال دو انہوں نے بچوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رش کی وجہ سے تو بچے نے کھجور نکال کر باپ کے منہ میں ڈالنا چاہی تو بالکل ساتھ ایک عرب چل رہا تھا بالکل ساتھ تو وہ افطار کرنے کے لیے اپنے منہ میں کھجور ڈالنے لگا ادھر انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ میرے منہ میں کھجور ڈالو تو اس عرب نے اپنی کھجور ان کے منہ میں ڈال دی کہتے ہیں وہاں روپڑا اور گنبد خضرا کے سامنے کہا اے گنبد خضراء والے آپ نے امت کو یہ سکھایا تھا۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ گھروں کے اندر ماحول بنایا جائے کہ روزہ افطار کروایا جائے۔ مہنگائی کا دور ہے گھر کی پوری پڑ جائے یہی کافی ہے ایک سوال ہے معاشرہ کا کہ عجیب بات نہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ رمضان سے پہلے تمام صحابہ کرام کو جمع کر کے وہاں ایک صحابی نے یہی سوال کر دیا یہ والا سوال بھی بیہقی کی اس حدیث میں موجود ہے۔ صحابی نے سوال کر لیا نبی ﷺ سے یا رسول اللہ ﷺ: ”لیس کلنا یجد ما نفطر به الصائم“ ہم میں سے ہر ایک اتنی چیزیں نہیں پاتا کہ روزہ داروں کو روزہ افطار کروائے ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ روزہ افطار کروائیں۔ وہی سوال جو ہمارے معاشرہ کے ذہنوں میں آتا ہے۔ آج کل ہمارے ہاں روزہ کھلوانے کا یہ تصور افطار پارٹیوں نے مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ روزہ کھلوانے کا تصور جو دین نے سکھایا تھا اسے آج کل افطار پارٹیوں نے مسخ کر دیا ہے اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اگر سمجھنا ہے اس بات کو تو صحابی نے سوال کہ: ”لیس کلنا یجد ما نفطر به الصائم“

اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے تو ہر ایک گنجائش نہیں رکھتا کہ وہ روزہ افطار کروا سکے تو نبی ﷺ نے جو جواب دیا وہ سننے والا ہے ”فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ“ یہ روزہ کھلوانے کا ثواب اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ پانی پلانے ایک گھونٹ دودھ پلانے والے کو اور ایک کھجور کھلانے والے کو اللہ تعالیٰ پورا ثواب عطا فرمادے گا نہیں ہے ضرورت افطار پارٹی کی۔ ایک کھجور یا سادہ پانی روزہ دار کو پلا دیجئے۔ روزہ کھلوانے کا ثواب آپ کو مل جائے گا۔ اتنا آسان ہے دین۔ لیکن نبی ﷺ کے اس خطبہ کے الفاظ سننے کے بعد وہ حضرات جو صاحب ثروت ہیں جو حضرات صاحب استطاعت ہیں جو بہت اچھی طرح افطاری کروا سکتے ہیں بعد میں کھانا بھی کھلا سکتے ہیں وہ کہیں ہاتھ نہ کھینچ لیں کہ ہم نے استقبال رمضان کی مجلس میں بیان سنا تھا کہ ایک افطار پارٹی نے روزہ کھولنے کی حیثیت کو مسخ کر دیا ہے۔ اور ایک گھونٹ پانی اور ایک گھونٹ شربت کا گلاس بس ایک کھجور اسی سے

افطار ہونا چاہیے۔

اب صاحب ثروت حضرات اپنا ہاتھ نہ کھینچیں اس لیے کہ نبی ﷺ نے اس خطبہ میں اصحاب ثروت کے لیے کچھ اور بھی ارشاد فرمایا ہے وہ حضرات جو صاحب استطاعت ہیں وہ یہ سن کر ایک کجھور اور ایک گھونٹ پانی اور شربت پر نہیں آئیں گے وہ اس خطبہ میں نبی ﷺ کے ارشاد میں ایک اور جملہ سنیں گے ایک طرف وہ لوگ جن کے پاس کھلانے کو کچھ نہیں وہ بھی روزہ افطار کروائیں گے اور ایک وہ جو لوگ کھانا بھی کھلا سکتے ہیں بہت اچھی طرح کئی افراد کی افطاری کروا سکتے ہیں وہ یہ جملہ غور سے سنئے گا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

”وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ“

اس خطبہ میں ارشاد فرمایا ”وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا“ جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے ”سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً“ تو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے اس کو پانی پلائے گا ”لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ“ پھر وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس لیے اصحاب ثروت ایک کجھور ایک گھونٹ پانی پر نہیں آئیں۔ دونوں کے لیے نبی کریم ﷺ نے الگ الگ تعلیم دی ہے اس لیے نبی کریم ﷺ نے یہ تعلیم دی اور یہی دین کی سمجھ ہے کہ انسان دیکھے کہ میرے لیے دین نے کیا حکم دیا ہے اگر میں صاحب استطاعت ہوں تو میرے لئے کیا حکم ہے اگر میرے پاس کچھ دینے کے لیے نہیں ہے تو میرے لیے کیا حکم ہے۔ تو میں کیسے روزہ افطار کرواؤں نبی ﷺ کے اس خطبہ سے سمجھنا ہوگا۔ پھر نبی ﷺ نے اس خطبہ میں ارشاد فرمایا ”وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقُ مِنَ النَّارِ“ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے ”وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ“ اس کا پہلا عشرہ رحمت ہے ”وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ“ اس کا درمیانہ عشرہ مغفرت کا ہے۔ اور آخری عشرہ ”وَآخِرُهُ عِتْقُ مِنَ النَّارِ“ اور آخری عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے۔ ایک صاحب گذشتہ رمضان کہنے لگے کہ مولانا آپ حضرات جمعہ کے خطبہ کے اندر کہتے ہیں رمضان کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں پہلا عشرہ رحمت کا دوسرا عشرہ مغفرت کا اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا تو سارا رمضان رحمت نہیں ہوتی سارا رمضان مغفرت نہیں ہوتی یہ تو سارا رمضان رحمت ہے ایک ہفتہ ایک عشرہ علماء کیوں یہ قید لگاتے ہیں وہ صاحب ماشاء اللہ بہت دیندار اور دین کی سمجھ رکھنے والے تھے پورا مہینہ رحمت کا یہ ایک عشرہ کیوں کہتے ہیں ان صاحب کو پھر یہی والا خطبہ سنایا میں نے کہا یہ علماء کی تقسیم نہیں یہ تو آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنے خطبہ میں تقسیم فرمائی ہے یہ انسانوں کی بنائی ہوئی تقسیم نہیں ہے ہم علماء نے تقسیم نہیں بنائی کہ عشروں کو تقسیم کیا ہوا ہے۔

یہ سنن بیہقی کے اندر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پورا خطبہ منقول ہے۔ ”أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ

مَغْفِرَةً وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ“ اس خطبہ کے اندر یہ الفاظ ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے میرے عزیزان محترم یہاں الحمد للہ بہت سارے تاجر موجود ہیں دفاتر کے مالکان موجود ہیں جو فیکٹریوں کے مالکان ہیں کاروباری اداروں کے مالکان ہیں جن کے ساتھ بہت سے کام کرنے والے ہیں اس خطبہ کا آخری جملہ سننے والا ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَاعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ“. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

جو شخص رمضان میں اپنے ماتحت خدمت کرنے والوں کی ذمہ داریوں میں تھوڑا سا تخفیف کر دیں گے۔ ”غَفَرَ اللَّهُ لَهُ“ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیں گے ”وَاعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ“ اور اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے آزادی دے دیں گے۔ میں نے بار بار عرض کیا یہ ان حضرات کے لیے ہے کہ جو حضرات مالکان ہیں فیکٹریوں کے اور کاروباری اداروں کے ذمہ داران ہیں ان کے ماتحت لوگ کام کرتے ہیں لیکن اس جملہ سے جو ماتحت کام کرنے والے ہیں وہ اپنا رویہ ہرگز یہ نہ بنائیں کہ میں نے کام نہیں کرنا میرا روزہ ہے میں نے یہ کام نہیں کرنا میرا روزہ ہے میں نے وہ کام نہیں کرنا میرا روزہ ہے روزہ کی وجہ سے سارے کام کو ٹھپ کر دینے والے ماتحت وہ بھی اس جملہ کو نہیں سمجھ پائے اس لیے ہمارے معاشرہ میں یہ جو رواج ہے کہ کام نہیں کرنا اور رمضان کے روزہ کو عذر بنالیں یہ درست نہیں بلکہ ذمہ داران کو چاہیے کہ اس میں تخفیف کر دیں۔ مشقت والے کام نہ دیں مشقت والے کام ٹھنڈے اوقات میں کر لیے جائیں مالک اپنے خادم اپنے ماتحت کام کرنے والے کی ذمہ داریوں میں تھوڑی سی تخفیف کر دے ان کے ساتھ تھوڑی سی رعایت کر لیجئے اس سے ہوگا کیا کہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دے گا اور جہنم کی آگ سے آزادی دے دیگا۔

اللہ رب العزت نے ہمیں آج مسنون طریقہ سے رمضان سے پہلے نبی ﷺ کے اس خطبہ کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کیجئے اللہ رب العزت ہمیں استقبال رمضان کے اس خطبہ کے ایک ایک جملہ پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔